ہو الغنی

ان فی ہذا لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید

مسدس دربیان حالات غزوہ بدر و سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اعنی

سنہ ۱۳۳۰ھ

تصنیف خورشید سپہر سخنوری جناب مولوی محمد نور الحسن صاحب نیرؔ بی اے ال ال بی
وکیل مؤلف کلیات محسن بہ تحشیہ جناب مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی۔ اے
ال ال بی وکیل برادر خورد مصنف

در سنہ ۱۹۱۲ع

الناظر پریس واقع امین اباد پارک لکھنؤ مین طبع ہوا

طبع دوم ۲۵۰۰ قیمت ۱ر

یا فتّاحُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعی

۱
یارب مجھے عشق رخ پیغمبر دے — نیّر ذرہ ہے مہر انور کر دے
کر نقش نگین دل پہ اللہ اللہ — ہر نقش میں پھر نام محمدؐ بھر دے

تصویر مرے دل میں کھنچی لامکاں کی ہے — پامال طبع پاک زمیں آسماں کی ہے
سبزہ کی ہر روش پہ ادا کہکشاں کی ہے — اللہ اکبر آج یہ نیّت کہاں کی ہے

کسکا ہے جلوہ آنکھ میں کیوں دل میں جوش ہے
نیّر تم اور نعت نبیؐ تم کو ہوش ہے

۲
آئی ہے آج رات عجب آن بان سے — مہ ہے جلو میں مہر درخشاں کی شان سے
ظلمت کا نام مٹ گیا سارے جہان سے — اور تری زمیں پہ رحمت حق آسمان سے

مشتاق کو یہ شب ملی عزت تو دیکھیے
لیلیٰ ہے گھر میں قیس کے قسمت تو دیکھیے

یہ رات ہے کہ دیدۂ مازاغ کی ضیا
واللیل پر ہے سورۂ والفجر حاشیا
طوطی سواد طور کا یا بولتا ہوا
لکھا ہوا ہے یا شبِ معراج کا پتا
نازل زمیں پہ قدرتِ پروردگار ہے
کیسی خزاں یہاں تو ہمیشہ بہار ہے

گلدستے حلقہ کرتے ہیں یہ فیضِ عام ہے
آئینہ کشف کے لیے عالی مقام ہے
ذکرِ خفی کہ بادِ صبا خوش خرام ہے
نشہ سا چھا گیا ہے سبو ہے نہ جام ہے
پتوں کا جھومنے سے عجب حال ہو گیا
کوئی تڑپ رہا ہے کوئی گر کے سو گیا

تنزیہ کے گلوں کا یہ ادنیٰ کمال ہے
سایہ [illegible] باغِ قدس کے طوبیٰ نہال ہے
ہر پھول اپنے رنگ میں شاہِ جمال ہے
لالے کا پھول رنگ میں لالوں کا لال ہے
خورشید اس چمن کا اگر شب چراغ ہو
پھر کیا عجب جو عرش پہ اسکا دماغ ہو

سروِ چمن بشکلِ علم سرفراز ہے
بلبل نیاز مند گل بے نیاز ہے
مہندی کی ہر روش صفِ اہلِ نماز ہے
سنبل شبیہِ حضرتِ گیسو دراز ہے
لالہ ہے سر بکف کہ جو موقع ذرا ملے
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں جا ملے

قمری نے کیا اذان پڑھی مینارِ سرو پر[1]
اٹھی وضو کو موجِ لبِ جو بچشمِ تر
ہر شاخِ نخل بہرِ دعا ہے جھکائے سر
سبزہ نے جا نماز بچھا دی ادھر ادھر

له عشا کے وقت لشکرِ اسلام بدر میں پہونچا تھا اسوجہ سے نماز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۱۲

نازو نیاز کی وہ جماعت بپا ہوئی
بلبل کی کیوں قضا ہو جو گل کی ادا ہوئی

اسد آج دشت میں کسکا ظہور ہے
صدقہ ہو مہر بدر پہ چھایا وہ نور ہے

ذرہ کی ہر چمک میں نہاں برق طور ہے
یہ نور ہی کہ شان خدائے غفور ہے

آنکھیں بچھائیں بدر نے فرش زمیں بنا
ہر گوشہ اس زمیں کا عرش بریں بنا

بادصبا نے لیا لشکر کا جائزا
ہی یہ رجز سپاہ ریاحین کی برملا

پھولوں کو ہو رہی ہیں نئی وہ دیاں عطا
ہستی مٹائی جسنے اسی کو ملی بقا

جو داغ کھائے اوسکو رضائے صمد ملے
لالہ شہید ہو تو حیات ابد ملے

ڈوبا ہوا ہے خون میں نیلو فر جری
چنپا کو ہے گلاب سے دعوئے ہمسری

دکھلا رہا ہی جھوم کے شان سپہگری
آپس میں ہو نہ جائے کہیں جنگ زرگری

نرگس طلایہ پھرتی ہی بیدار کیوں نہو
نیند اڑ گئی ہی آنکھوں سے بیمار کیوں نہو

برج اسد ہی بر سر پیکار کس لیے
ہی قوس سے کمان نمودار کس لیے

جوزا کمر سے باندھے ہے تلوار کس لیے
کیواں کی ٹوٹی جاتی ہی زنار کس لیے

عقرب کا نیش نیزۂ خارا شکن ہی کیوں
مریخ کی زباں پہ یکش اور بزن ہی کیوں

له کیوان ہندی فلک ۱۲

کیا وجہ آج بدر کی اس آب وتاب کی
کیوں چاندنی ہوئی ہو کرن آفتاب کی
کر رسا نقاب اولٹ دے حجاب کی
آمد یہاں ہو کس شہ عالیجناب کی

سرتاج کون بدر میں لشکر کے ساتھ ہے
اقبال ہمرکاب ظفر جس کے ہاتھ ہے

نعت وحلیۂ مبارک

محتاج اوسکو شوق ہیں حاجت روا کہیں
ہمسے گناہگار شفیع الوریٰ کہیں
پابند شرع یوں تو حبیب خدا کہیں
وارفتگی بڑھے تو خدا جانے کیا کہیں

توحید میں شریک کوئی دوسرا نہیں
لیکن خدا حبیب خدا سے جدا نہیں

خلق عظیم لطف خدا شاہ دوسرا
نور حدوث ماہ قدم مہر کبریا
فانوس وشمع وشعلۂ شمع خدا نما
فخر رسل حبیب خدا شاہ انبیا

حسن بیان کو خاص شرف ہی قبول کا
آنکھوں میں پھر رہا ہی سراپا رسول کا

قد جسکا معجزہ ہی بلندی میانہ ہے
اوسکی شبیہ کوئی نہوگا ہوا نہ ہے
رنگ سپید وسرخ پہ مائل زمانہ ہے
ذکر جمال حضرت یوسف فسانہ ہے

سایہ کا راز کھل گیا اہل نظر پہ ہے
امت کا چتر بنگیا امت کے سر پہ ہے

اس سر کا جب سے اوج سمایا خیال میں
میرا خیال بڑھ گیا حد سے کمال میں

وسعت کہاں احاطۂ ماقیل وقال میں — فکر رسا کسی کی جولانے مثال میں

سجدہ اُسی کا حق کو کچھ ایسا پسند تھا
دیکھا تو لاکھ سر میں وہی سربلند تھا

گیسوئے[1] پاک ہیں رخِ انور سے جو بہم — واللیل اردگرد ہے والفجر کے قسم
دھو کر مریض پی لے تو پھر دیکھیے کرم — کامل شفا نصیب ہو بھولے غم و الم

دل دیکھتے ہی کاکلِ پیچاں سنبھل گیا
نیّر کی مغفرت میں جو بل تھا نکل گیا

تصویر[1] بے مثال ہے چہرہ حضور کا — نقشہ جما ہوا ہے یہاں شمعِ طور کا
خیرہ نگاہ ہوتی ہے عالم ہے نور کا — کچھ نشہ چھا گیا ہے شرابِ طہور کا

آئینۂ جمالِ الٰہی ہے روبرو
لا یمکن الثناء کما کان حقہ

شوق[1] سجود میں نئے انداز کا ہے راز — سرتا بپا حسیں ہے وہ محبوب بے نیاز
ابھری ہوئی کشادہ جبیں مثلِ حجاز — ابرو میں خم وہ ہے کہ مہ نو کو جس پہ ناز

مصحف پہ رخ کے ہے یہ ہلالین کی بہار
یا مطلعِ جبیں سے ہیں دو چاند آشکار

پتلی[1] سیاہ ڈورے سپیدی میں لال لال — آنکھیں نہیں ہیں امتِ مرحوم کی مثال
جیسے سیاہ کاروں کا پتلی میں ہے جمال — بینا دلوں کا رنگ سپیدی میں ہے کمال

چھائی شفق ہے آنکھ میں خونِ شہید کی

[1] معجزہ گیسوئے مبارک ہے ۱۲

اللہ کیا رسائی ہو مشتاق دید کی

۲۱ حضرت کی ہر نگاہ ہی بندوں کی دلنواز ۔ ہمدرد بیکسوں کی غریبوں کی چارہ ساز
امت کو کُرد فرد کو ہو کیوں نہ اوسپہ ناز ۔ آنکھوں میں رکھ کے کردیا عالم سے بے نیاز

عرش بریں گئی کبھی سوے زمیں پھری
پھرتی رہی جہان میں ہم سے نہیں پھری

۲۲ پلکیں دراز گوش مبارک ہیں دل پسند ۔ مظہر شعاع نور کی ہے بینی بلند
رخسارے نرم نرم تو نازک ہیں جوڑ بند ۔ باتیں ہیں معجزہ تو دہن حق کی چند بند

تصویر خامشی میں ہے راز و نیاز کی
ہنسنے میں اک کلی ہی گلِ نیم باز کی

۲۳ فاتوا بسورۃ کی منادی زبان ہے ۔ کتنا وسیع رحمت عالم کا خوان ہے
اللہ کا کلام ہی اس کا بیان ہے ۔ بندہ لسانِ غیب[۱] ہی حق تیری شان ہے

سحر حلال ہو کہیں آیت شفا کی ہے
گویا زبان کا ہے کو مرضی خدا کی ہے

۲۴ دندان ولب کے عکس سے گوہر کا یہ وقار ۔ دُرِّ عدن کو می تو کوئی لعلِ شاہوار
ریش مبارک ایسی بھری اور پربہار ۔ ہر جھکے بال بال پہ امت کی جان نثار

موزونی و تناسب اعضا کا روپ ہے
گرمی کی چاندنی ہی تو جاڑے کی دہوپ ہے

۲۵ فوارہ نور کا ہے کہ گردن حضور کی ۔ ڈھالی ہوئی خدا کی صراحی بلور کی

[۱] لسانِ غیب خطاب حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۱۲

رنگت جھلک رہی ہی شراب طہور کی ۔ کھلتی ہی دیکھنے سے حقیقت سرور کی

وحدت کا جام ہمنے چھلکتے نہیں سنا
عرفان کا مے پرست بہکتے نہیں سُنا

شانوں پہ کیجیئے تو ذرا غور سے نگاہ ۔ کھل جاے صاف راز حقیقت خدا گواہ
گردن اشارہ نفی کا ہے یعنی لا الہ ۔ اللہ دوش پاک کا طغرا ہے واہ واہ

ڈوبا خدا کے رنگ میں قد مصطفےٰ کا ہی
تصویر ہی رسول کی نقشہ خدا کا ہے

کچھ چاہیے سند تھی نیابت کیواسطے ۔ درکار تھا سفینہ شہادت کیواسطے
خاتم ملی نگین رسالت کیواسطے ۔ سر تاج کر دیا ہے شفاعت کیواسطے

محمود کا مقام ہی اس کا سریر ہے
شاہوں کا شاہ اور خدا کا وزیر ہے

سینہ کی شرح میں قرآں کے ہے کمال ۔ ادبھرا ہوا کشادہ ہی خوبی میں بے مثال
اسمیں بھری ہیں کوٹ کر اسرار ذوالجلال ۔ امت کیواسطے جو ہوا شق پڑا ہی بال

اوس خط میں کس لیے نہ تجلی ہو طور کی
یہ بھی تو ایک موج ہے دریاے نور کی

ہموار ہی شکم پہ لطافت نثار ہے ۔ اور پشت پاک اٹھاے نبوت کا بار ہے
پر زور بازوؤں سے نمایاں وقار ہے ۔ چوڑی کلائیوں سے کھلا اقتدار ہے

ہاتھوں میں نقد رحمت رب جلیل ہے
بخشش نے فیض عام کی رکھی سبیل ہے

ہاتھوں کی اونگلیوں ہیں وہ ماء الحیات ہے ۔ سلہ ۔ جس سے حدیبیہ میں بھی جاری فرات ہے
تشبیہ کا ہو قل یہ بیضا جو مات ہے ۔ پنج آیت انکو کہئے تو ہاں ایک بات ہے
دیکھو نصیب چاند کا کچھ کہکے سو گیا
اونگلی اودھر اٹھی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا

قلب سلہ اُسکا رحمتی وسعت کا مقام تھا ۔ رحمت کی صفات راہ خدا جسکی انتہا
رب اور غیر رب کے ملانے کا سلسلہ ۔ ہے لامکاں بھی جسکے لیے ایک مرحلہ
ایمان کی تو یہ ہے کہ وہ حق کی شان ہے
حق اُسمیں جلوہ گر ہے وہ حق کا مکان ہے

[illegible] ہیں جو قارون بد صفات ۔ [illegible] سے خذیہ نہ کی اور کوئی بات ۔ سلہ
رو کر ہوا کلیم سے وہ طالب نجات ۔ ہوتے جو اس مقام پہ سردار کائنات
دکھلاتے وہ کرشمے دل دردمند سے
قارون کو بھی نجات ہی ملتی گزند سے

کہتے ہیں جب سراقہ ہوا مورد عتاب ۔ دریا کرم کا جوش میں آیا با آب و تاب
کرنے لگا تضرع و زاری باضطراب ۔ فرمائی وہ دعا جو ہوئی دم میں مستجاب
دشمن سے بھی یہ حال تھا شان کریم کا
اب فرق کھل رہا ہے کلیم و رحیم کا

آنکھوں سے وہ لگائے قدم مصطفےٰ کے ہیں ۔ الحمد پیشہ دو اسرا کے ہیں
ہم آشنا وظیفہ صل علیٰ کے ہیں ۔ نقش قدم جمے ہوئے گھر میں خدا کے ہیں

سلہ بمقام حدیبیہ آنحضرتؐ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا جس سے تمام لشکر سیراب ہو گیا تیسرے شعر میں معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے ۱۲ سلہ ای رحمتی وسعت کل شئ ۱۲

سلہ قارون امان چاہتا تھا اور حضرت موسیٰ فرماتے تھے کہ یا ارض خذیہ یا ارض خذیہ یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا

نعلین پاک تاج ہیں انوار و نور کے
مشتاق ہم نہیں رہے اب کوہِ طور کے

۳۵ ہمراہ لیکے لشکر اسلام باصفا
وارد ہوا ہی بدر میں سردار انبیا

مقصد یہ ہی مدینہ میں واقع نہو وغا
کفار سے جو ہو تو ہو باہر مفت بلا

زیب قلم ہی جیش [۱] کا احوال مختصر
میدان کارزار کی پھر لیجئے خبر

۳۶ صدیقؓ باکمال رضا جوے ذوالجلال
دہرا شرف کہ باپ صحابی صحابی آل

جسکے کرم کے بندہ آزادے تھے بلال
راہ خدا میں وقف کیئے دل سے جان و مال [۲]

اتقیٰ دیا خطاب شہ ذوالجلال نے
صدیق کردیا اُسے صدق مقال نے

۳۷ فاروقؓ رازدار و رفیق شہ انام
روح سیاست مدن و جوہر نظام

صبح بہار رونق ایران مصر و شام
ہی کشور عراق کے سکہ میں جسکا نام

ہر بات اسکی باب شرف میں قبول ہی
ایماں اوسکا ناز دعائے رسول ہی [۴]

۳۸ عثمانؓ تاجدار غنی النفس الغنی
یا سلسبیل رحمت حق منبع سخا

ضرب المثل ہی جود میں وہ صاحب عطا
اوس سے زمین لیکے بڑھا خانۂ خدا [۵]

[۱] خاکسار انوار الحسن ولد مولوی نور الحسن مصنف ۱۲ [۳] جیش کے عدد ۳۱۳ ہیں اور لشکر اسلام کی تعداد بھی یہی تھی ۱۲

[۲] مشکوٰۃ شریف جلد رابع ترجمہ فارسی شاہ عبد الحق دہلوی صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ کلکتہ میں عبارت ذیل لکھی ہی "ذوالجلال لقب ابو بکر ست چون تمام مال صرف راہ خدا کرد و خرقہ پوشید - و بجائے تکمہ باخلال بخلال بیند" رضا جوے ذوالجلال سے اشارہ ہی بقول حضرت صدیق اکبر کیطرف انا عن ربی راضٍ - دوسرے شعر میں اشارہ ہی حدیث نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابو بکر - اتقیٰ سے اشارہ ہی آیت سیجنبہا الاتقی اللذی یوتی مالہ یتزکی کا ۱۲ [۴] اشارہ ہی دعائے آنحضرتؐ کیطرف اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ہشام (ابو جہل) او بعمر بن الخطاب

[۵] مشکوٰۃ شریف باب مناقب عثمانؓ میں ہی کہ حضرت عثمانؓ نے یہود کفار سے خرید کرکے مسلمانوں کو وقف کر دیا اور مسجد نبوی تنگ تھی اراضی خرید کرکے اسکا اضافہ کر دیا - حضرت عثمان حسب الحکم جناب سرور عالم کے شریک غزوہ بدر نہیں ہوے تھے لیکن آپکا شمار اصحاب بدر میں کیا گیا

۶ صدیق با وفا رضا جوے ذوالجلال

۸ اوس سے زمین لیکے بڑھا خانۂ خدا

دوری ہوئی مخل نہ شرف میں نہ قدر میں
حاضر نہ تھا شمار ہوا اہل بدر میں

٣٩
مشکلکشا علی ید بیضاے مصطفےٰ
شرح شریعت و در اسرار باصفا
سلہ
ہارون مثال خضر طریقت شہ ہدا
جس سے سدا بہار ہے گلزار اولیا

فیض نبیؐ سے فاتح خیبر خطاب ہے
جو بات ہے خدا کی قسم لاجواب ہے

٤٠
لشکر کا ہر جواں ہے شجاعت میں منتخب
ختم فمی بشوق میں مصروف سب کے سب
سلہ٢
سینہ سپر کوئی کوئی سیف حند القب
کھیلے تھے جان پر کہ ہو حاصل رضاے رب

حکم رسول پاک پہ ہمت کئے ہوئے
تلواریں ساتھ ساتھ فرشتے لیے ہوئے

٤١
احسان کا طرز اوڑے ہوے مہر و ماہ سے
ہمت بلند اُنکی غریبوں کی آہ سے
سیکھے چلن نیاز کے سب گرد راہ سے
دل سب کے لو لگائے تھے فضل الٰہ سے

تھوڑی بہت سبھی کو تھی صحبت رسول کی
ہر ایک پنکھڑی تھا اسی ایک پھول کی

٤٢
کشتی پہ تھی شریعت اسلام کی سوار
پائے تھے وہ صدف کو حقیقت کے ہو کے پار
بحر طریقت اُنکے لیے راہ خوشگوار
ہاتھ آتے معرفت کے گہر ہاے آبدار

توحید باغ تھا تو وہ سرسبز پھول تھے
خوشبو میں وہ مہک کہ فنا فی الرسول تھے

سلہ اس بند میں تین حدیثوں کی طرف اشارہ ہے (١) انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ٢ یا علیؑ انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ ٣ انا دار الحکمۃ وعلی بابہا ١٢ سلہ٢ ختم فمی بشوق قرآن شریف کے ختم کا طریقہ ہے۔ فمی بشوق کا ہر حرف ایک منزل کا اشارہ ہے یعنی فاتحہ مائدہ یونس بنی اسرائیل شعراء الصافات ق یہ ختم اکثر صحابہ کا معمول تھا۔ ١٢

مشکل کشا و قوت بازوے مصطفیٰ

چہروں پہ اُنکے رعب جلالت پہ بیحساب
جرأت میں بیمثال شجاعت میں انتخاب
دیکھے جو انکو شیر تو زہرہ ہو آب آب
تعداد کی کمی سے نہیں اُنکو اضطراب

ہمت کا سیل رُک نہیں سکتا ہو بند سے
آزاد بھی رُکا ہو کہیں وعظ و پند سے

بالجملہ غازیانِ مسافر ہوے مقیم
خوف خدا بشارت حق سے امید و بیم
اس جا کہ جس کو عدوۃ دنیا کہے کریم [۱]
پانی کی جو کمی ہوئی دل ہو گئے دو نیم

ریتیلی زمیں عرب کی تھی پانی بھی دور تھا
اور سپر تکان راہ بدن چور چور تھا

پھیلی ہوئی تھی چاندنی لیکن اوداس تھی
تعداد کافروں کی جو نوسو پچاس تھی [۹۵۰]
پانی کی جستجو میں طبیعت ہراس تھی [۲]
پھرسے سے غازیوں کے نمودار یاس تھی

ڈر تھا نہ بھاگ جائیں وہ ہمت کو توڑ کے
پارہ نہ اوڑ چلے کہیں آئینہ چھوڑ کے

رحمت نے آکے مژدہ فرحت سنا دیا
دل میں جو اضطراب تھا اسکو مٹا دیا
جھونکے وہ آئے نیند کے سب کو سلا دیا
اور ماسوا خدا کے جو کچھ تھا بھلا دیا

نشہ ہو نیند کا کہیں بڑھکر شراب سے
تسکین بیقرار کو ہوتی ہو خواب سے

دل خستہ ہو کے نیند کے انداز دیکھیے
بیمار پر مسیح کا اعجاز دیکھیے
کیفیت شراب خدا ساز دیکھیے
بیکس کا نامراد کا دمساز دیکھیے

درماں ہے خواب ہی تو دل دردمند کا

[۱] اشارہ ہی آیت قرآن پاک اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وہم بالعدوۃ القصوی یعنی جب تم قریب مدینہ کے اور کفار قریش مدینہ سے دور تھے ۱۲ [۲] تاریخ ۱۶ - رمضان روز پنجشنبہ تھی دوسرے روز جنگ بدر ہوی ۱۲

آتے ہی اُسکے درد مٹا بند بند کا

بیدار خواب سے ہوئے ہمت کے جاں نثار
کسل و تکان راہ کا باقی نہ تھا غبار
آگے قدم بڑھائے تھا جرأت کا راہوار
پانی کے قحط سے جو رہا تھا کچھ انتشار
ہوتے ہی صبح حق نے اُسے بھی مٹا دیا
جتنا وہ مانگتے تھے کچھ اُس سے سوا دیا

ابر کرم نے آتے ہی سیراب کر دیا
میداں کو رشک مخمل و کمخواب کر دیا
اور تشنگی کو آگ پہ سیماب کر دیا
جو دھوپ تھی کڑی اُسے مہتاب کر دیا
ہی پاس حق کو رحمت عالم کے نام کا
صدقہ ہی یہ رسول علیہ السلام کا

ڈھارس بندھی قدم بھی جمے غازیوں کے جب [۱]
تکبیر احد احد کی ہوئی آشنائے لب
آئی لبوں پہ دل سے نکل کر ثنائے رب
کرنے لگے صفوں کو برابر شہ عرب
صف سے بڑھا سواد تو اسکو سزا ملی
خوش قسمتی سے عرش سے[۲] آہ رسا ملی

کی عرض یوں سواد نے اے رحمت کریم
حق کا کوئی شریک نہ تیرا کوئی سہیم

[۱] قال اللہ تعالیٰ اذ یغشیکم النعاس آمنۃ منہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم ویثبت بہ الاقدام وہ وقت تھا کہ خدا اپنی طرف سے تمھاری تسکین خاطر کے لیے اونگھ تم پر طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ اُسکے ذریعہ سے تمکو پاک کرے اور شیطانی گندگی کو تم سے دور کرے تاکہ تمھارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اسی پانی کے ذریعہ سے میدان جنگ میں تمھارے پاؤں جمائے رکھے ۱۲

[۲] جسوقت آنحضرت صلعم صفیں درست فرماتے تھے سواد بن غزیہ صف سے آگے نکلے تھے آنحضرت نے لکڑی اُنکے سینہ پر ماری اور حکم برابر ہونے کا دیا سواد نے قصاص کی استدعا کی - یہ واقعہ سیرت ابن ہشام میں ہی ۱۲

انصاف کا خدا نے بنایا تجھے قسیم
ہیں عدل و داد حصہ میں تیرے خدا علیم

ایذا ملی چھڑی سے جو مجھ بیگناہ کو
ہے آرزو قصاص کی اس روسیاہ کو

بند ۵۲
اللہ رے عدالت و انصاف کا غلو
سردار دو جہاں نے سنی جب یہ آرزو
کرتہ اُٹھا کے کھول دیا صدر مشکبو
عرش خدا کو کر دیا سائل کے روبرو

فرمایا پھر اشارہ سے لے جلد انتقام
آغاز جنگ بدر کا کرنا ہے انصرام

بند ۵۳
ذوق نگہ کو لذت دیدار مل گئی
سوتے ہوئے کو دولت بیدار مل گئی
راہ نجات ہر گنہگار مل گئی
بندہ کرم ہے جسکا وہ سرکار مل گئی

بے اختیار سینہ کو وہ چومنے لگا
چھائی یہ بیخودی کہ وہیں جھومنے لگا

بند ۵۴
پوچھا گیا سبب تو دیا اُسنے یہ جواب
کیا دم کا آسرا کہ جو ہو صورت حباب
آئی دم اخیر نظر یہ رہ صواب
بوسے سے جسم پاک ہو جاؤں فیضیاب

سچ پوچھئے تو فکر تھی حال و مآل کی
ورنہ مری مجال تھی ایسے سوال کی

بند ۵۵
جب کر چکے صفوں کو برابر شہ انام
دیکھا تو کافروں کا زیادہ ہے ازدحام
بوجہل پیش پیش ہے سرگرم اہتمام
لخت جگر قریش کے حاضر ہیں خاص و عام

لشکر یہ اپنے کفر کو حد درجہ ناز ہے
مغرور کو غرور میں کب امتیاز ہے

بند ۵۶
خود رائے و خود پسند و شقاوت شعار ہیں
خود سر سیاہکار تبہ روزگار ہیں
بزم نشاط و عیش میں سب میگسار ہیں
گھوڑے پہ پا ہوا و ہوس کے سوار ہیں

آنکھوں میں چھا رہا ہی عجب طرح کا غبار
جو تین سو ہیں وہ نظر آتے ہیں دو ہزار ۵۷

آمادہ جنگ پر ہیں مگر ہمتیں ہیں پست
افسردہ یا خمار ہیں ہو شب کا مے پرست
جس طرح دل شکستہ کرے کوئی بند و بست
چھائی ہوئی ہر ایک کی آنکھوں میں تھی شکست

کیسی بہادری وہ سپاہی تھے نام کے
تلواریں کھینچتے تھے مگر روک تھام کے

کثرت عدو کی دیکھکے پیدا ہوا تعب
مائل ہوا تضرع و زاری میں پیش رب
داخل ہوا عریش میں شاہنشہ عرب ۵۹
امت میں دل پڑا تھا دعا کے کھلے تھے لب

کیا جانئے اشارہ سے کیا کیا کہا سنا
لیکن زبان حال یہ کہتی تھی مدعا

اے خالق رحیم تو ہی کارساز ہے
ٹوٹے ہوے دلوں کا تو ہی سوز و ساز ہی
بندہ نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے
تیرے نیاز مند کو تجھپر ہی ناز ہے

ستر ہزار پردے ہیں پوشش حجاب کے
چھپتا ہی کون بند کھلے ہیں نقاب کے

دیکھی ہی جب سے کثرت اعدا ہراس ہی
چہرے سے غازیوں کے نمودار یاس ہے

۵۷ لشکر اسلام کی تعداد بقول روایت صحیح ۳۱۳ تھی اور لشکر کفار قریش قریب ایکہزار کے تھا قرآن شریف کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ کفار کو مسلمان اپنے سے دونے نظر پڑتے تھے۔

قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ و اخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین یعنی ان دو گروہوں میں تمھارے سمجھنے کے لیے خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ظاہر ہو چکی ہی (جو بدر کے مقام پر) ایک دوسرے سے گتھ گئے تھیں سے ایک گروہ راہ خدا میں لڑتا تھا دوسرا گروہ منکروں کا تھا جنکو آنکھوں دیکھنے مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دو چند دکھائی دے رہا تھا

۵۹ صحابہ نے آنحضرت کیواسطے ایک بلند مقام پر لکڑی کا سایہ دار مکان تیار کر دیا تھا اسیکو عریش کہتے ہیں ۱۲

کیسے کہوں کہ سین سہزم سے آس ہے ؎۵۱ تعیین وقت کی بھی گھڑی تیرے پاس ہے

صدمے نہ ہم سہیں گے غم دل گداز کے
کس طرح ناز اُٹھائے کوئی بے نیاز کے

ڈوبا خدا کی یاد میں سلطان انبیا ؎ ۔ محویت اسقدر تھی گری دوش سے ردا
صورت میں یار غار کی حاضر ہوئی رجا ۔ چادر اُٹھا کے پھر بادب کی یہ التجا

بس کیجئے حضور ظفر اپنے ہاتھ ہے
وعدہ خدا کا خواہش حضرت کیساتھ ہے

جب رخصتی سلام کیا اضطراب نے ۔ دل کا غبار دھو دیا چشم پُر آب نے
کچھ کہدیا اشارہ سے حق کے جواب نے ۔ فرمایا یوں جناب رسالتمآب نے

امداد غیب بھیجی ہے رب جلیل نے
چہرہ لکھایا غازیوں میں جبرئیل نے

پانی پہ چھیڑ چھاڑ کی جب ابتدا ہوئی ؎۵۲ اسود کی نذر تیغ قضا سے ادا ہوئی
عتبہ ولید وشیبہ کو حسرت سوا ہوئی ۔ ہل من مبارز کی صدا پر صدا ہوئی

انصار جاں نثار جو نکلے ملا جواب

؎۵۱ یہ بند بھی جزو بند سابق کا ہے۔ آنحضرتؐ کو فتح کے متعلق بشارت ہو چکی تھی کہ سیہزم الجمع ویولون الدبر قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ ہزیمت کھائیگی اور پیٹھ پھیرے گی۔ آنحضرت صلعم خدا تعالیٰ کی شان بے نیازی سے ڈرتے تھے اور خوف یہ تھا کہ اگرچہ بشارت فتح اس طرح ہوئی ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ غزوہ بدر کی فتح کا اشارہ ہے لیکن یہ تو خدا ہی کو علم ہے کہ جسوقت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بدر کی لڑائی ہے یا کوئی اور۔
؎۵۲ لشکر اسلام نے ایک حوض میں پانی جمع کر لیا تھا۔ اسود مخزومی کفار قریش سے یہ قسم کھا کر نکلا کہ یا تو حوض کو منہدم کردیگا ورنہ اپنی جان دیگا۔ جب وہ اس ارادہ سے حوض کو خراب کرنے لگا سیدنا حمزہ ابن عبد المطلب نے اسکو قتل کیا۔ اس واقعہ کو دیکھکر عتبہ ولید وشیبہ سرداران قریش نے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے انصار انکے مقابلہ کو نکلے لیکن سرداران قریش نے کہا کہ ہم اپنے ہمسر لوگوں کو مقابلہ کے واسطے بلاتے ہیں۔ سیرت ابن ہشام ۱۲

۶۴

بھیجو ہمارے بھائیوں کو جنگ میں شتاب

نکلے وہ جو تھے گوہر مقصود گفتگو | جاں باز جاں نثار شہادت کی آبرو
شیر رسول و شیر خدا جل شانہ [1] | اور حضرت عبیدہؓ خوش رنگ و مشکبو

۶۵

شیروں نے لحظہ بھر میں حریفوں کو دی شکست
زخمی ہوا کوئی تو کیا اُسکا بندوبست

عتبہ و لید و شیبہ کا تھا قتل دلخراش | افسر جو یوں مریں تو نہ کیوں دل ہو پاش پاش
گر کر عبیدہ ہوگئے تھے صاحب فراش | لیکن قریش کو وہ ہزیمت ملی تھی فاش

۶۶

اکبار حملہ کر دیا فوج شریر نے
تلواریں کھنچ گئیں نہ دیا کام تیر نے

تلوار کافروں پہ چلی ایسی چال سے | جوشن پہ بند تھی نہ وہ رُکتی تھی ڈھال سے
چلنے میں تھی بڑھی ہوئی وہم خیال سے | دم لینے میں تھا کاٹ زیادہ ملال سے

سر کٹ رہے تھے وہ نہیں چلتی نظر پڑی
تلوار کیا چمک نہ نکلتی نظر پڑی [2]

عکاشہؓ نے یہ عرض کی اے شان کردگار | تلوار میری ٹوٹی ہے ہنگام کارزار
ارشاد یہ ہوا کہ نہ ہو غم سے سوگوار | میری چھڑی ہے کر تو حریفوں پہ اپنے وار

فیض نبی سے قبضہ میں تاثیر آگئی

[1] حضرت علی کو اسد اللہ اور حضرت حمزہؓ کو اسد رسول اللہ کا خطاب تھا ان دونوں نے اپنے حریفوں کو قتل کیا اور حضرت عبیدہؓ زخمی ہوئے تو انکو میدان سے اٹھا لائے اور انکے حریف کو بھی قتل کیا حضرت عبیدہ کے مزار سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

[2] آیات قرآن شریف و احادیث سے ثابت ہو کہ لشکر اسلام کی مدد کیواسطے فرشتے بدر میں حاضر ہوئے انکو کسی نے لڑتے نہیں دیکھا لیکن کفار کے سر کٹ کر گرتے تھے اور قاتل نظر نہیں آتا تھا ۱۲۔

لکڑی میں خود ہی تیری شمشیر آگئی

جب[۶۸] شاہت الوجوہ کا قہر نہاں ہوا
ہر ذرہ مشتِ خاک کا مثل سناں ہوا
تاریک کافروں کی نظر میں جہاں ہوا
باغِ عناد و جہل میں دورِ خزاں ہوا

حالت بگڑ گئی جو یمین و یسار کی
مجبور ہو کے راہ فرار اختیار کی

مقبول[۶۹] کبریا کی دعا باثر ہوئی
فوجِ قریش لمحہ میں زیر و زبر ہوئی
اسلام کو خدا کی مدد سے ظفر ہوئی
روزہ میں کہیئے عید کی گویا سحر ہوئی

احسان کیا بیاں ہو مالک کی قدر کا
گھر بن گیا بہشت میں اصحابِ بدر کا

صد[۷۰] شکر کامیاب ہوئی اپنی آرزو
آنکھوں میں ہے رسول کی تصویر ہو بہو
لازم ہو کر کے آبِ خجالت سے اب وضو
با صد حضورِ قلب کھڑے ہو کے قبلہ رو

پا کر سہارا آپ کا اپنی دعا کے ساتھ
با صد ادب یہ عرض کروں میں اٹھا کے ہاتھ

اے[۷۱] ربِ ذوالجلال توانائے ناتواں
اے نازِ مفلساں و نیازِ تونگراں
اے نورِ آسمان و زمیں سرِّ دو جہاں
اے رازدارِ حکمتِ پوشیدہ و عیاں

ذرہ کی تو چمک ہے تو قطرہ کی آب ہے
جس دل میں تو نہیں ہے وہ خانہ خراب ہے

صورت[۷۲] تھی تیری حضرتِ آدم میں جلوہ گر
باغِ خلیل میں تری خلّت کے تھے ثمر

---

۷۰ قد اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ ۱۲

۷۲ اشارہ ہے حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کا ۱۲

تیرے کلامِ ناز کے موسیٰؑ پیامبر
روح حیات میں دم عیسیٰؑ کے بال و پر

تیرا کرم جو دہر میں جلوہ نما ہوا
انسان کا بھیس لیکے وہی مصطفیٰ ہوا

رحمان تو ہو اور بنی ہے ترا رحیم
رحمت کو دیکھئے تو دوئی میں بھی ہو قدیم
دوزخ سے کیوں ہو امت احمد کو خوف و بیم
اسکو تو مل گئی ہے کھلی راہ مستقیم

کیا خوف اُسکو آتش سوز و گداز سے
ہو جسکی لو لگی ہوئی تجھ کارساز سے

خاک اُس دہن میں جسمیں نہو تیری گفتگو
خوں ہو وہ دل کہ جسمیں نہو تیری آرزو
ویراں ہو وہ دشت نہو جس میں تیری ہُو
وہ باغ ہو خراب نہیں جسمیں تیری بو

جنت ترے فراق میں اک سرد آہ ہے
دوزخ ترے وصال میں ترچھی نگاہ ہے

اے رب کارساز یہ ہے میری التجا
آساں ہو تیری راہ کا ہر ایک مرحلا
شکوہ فلک سے ہو نہ مجھے بخت سے گلا
تیرے حضور کی مجھے جاگیر ہو عطا

وحدت دوئی کے رنگ میں یوں روبرو رہے
آنکھوں میں ہو رسول ترا دل میں تو رہے

تمت بالخیر

کلیاتِ محسن

مولفہ جناب مولوی محمد نور الحسن نیرؔ جسمیں مختصر حالات زندگی حضرت محسن مرحوم اور جملہ قصائد۔ مثنویاں۔ مسدس۔ غزلیں۔ رباعیاں۔ قطعات تاریخ معاولغرفٹ نوٹ میں بعض اشعار مشکل کا حل اور موقع موقع پر آیات و احادیث مع ترجمہ ہیں لقیمت علاوہ محصول (ایک روپیہ عـہ) منیجر الناظر بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ سے مل سکتا ہے

خورشید بدر

یہ تازہ مسدس حضرات ذیل سے مل سکتا ہے۔

(۱) منیجر علوی شو فکٹری نیظیر آباد لکھنؤ۔

(۲) ظفر الملک علوی۔ فلاور ملز لکھنؤ

(۳) منیجر علوی برادرس امین آباد لکھنؤ۔

(۴) منیجر الناظر پریس امین آباد لکھنؤ۔

(۵) منیجر الناظر بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ

شفاعت علی علوی